Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۔ ۹ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ، ۲۸ نبوت ۱۳۶۹ ہش، ۲۸ نومبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۱۹

نفسانیت کے کیڑے سے بچیں

"سب سے بڑی نصیحت یہ ہے کہ کاموں کے بڑھنے کے نتیجے میں آپ خدا سے تعلق بڑھائیں اور اس پر انحصار کریں۔ اس کا برعکس بہت ہی خطرناک ہے۔ جہاں آپ یہ خیال کریں کہ گویا آپ کے زور پر کام چل رہے ہیں وہاں نفسانیت کا ایک کیڑا داخل ہو جاتا ہے۔ جو نیک اعمال کو کھانے لگتا ہے اور وہیں کاموں میں خرابی کی بنیادیں پڑ جاتی ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔
الفضل ۸، نومبر ۱۹۹۰ء صفحہ ۲)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"انسان کے لئے متقی اور نیک بننا کیمیاگر سے بہت بہتر ہے۔ اس کیمیاگری میں تو روپیہ ضائع ہوتا ہے مگر اس کیمیاگری میں دین بھی اور دنیا بھی دونوں سدھر جاتے ہیں۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ساری عمر یونہی فضول ضائع کر دیتے ہیں اور کیمیا کی تلاش میں ہی مر جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کوچہ میں سوائے نقصان مال اور نقصان ایمان اور کچھ نہیں اور ایسا شخص یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

اصل کیمیا تقویٰ ہے۔ جس نے اس کو حاصل کر لیا اس نے سب کچھ حاصل کر لیا۔ اور جس نے اس نسخہ کو نہ آزمایا اس نے اپنی عمر ضائع کی۔ اگر کیمیا واقعی ہو بھی تو بھی اس کے پیچھے عمر کھونے والا کبھی متقی اور پرہیزگار نہیں ہو سکتا۔ جس کو رات دن دنیا کی محبت لگی رہے گی وہ اپنے پاک اور پیارے خدا کی محبت کو اپنے دل میں کس طرح جگہ دے گا۔"
(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۶۶)

"یاد رکھو کوئی جسمانی بات جس کے ساتھ کیفیت نہ ہو فائدہ مند نہیں ہو سکتی جیسا کہ خدا تعالےٰ کو قربانی کے گوشت نہیں پہنچتے ایسے ہی تمہارے رکوع اور سجود بھی نہیں پہنچتے جب تک ان کے ساتھ کیفیت نہ ہو۔ خدا تعالےٰ کیفیت کو چاہتا ہے۔ خدا ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی عزت اور عظمت کے لئے جوش رکھتے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ایک باریک راہ سے جاتے ہیں اور کوئی دوسرا ان کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ جب تک کیفیت نہ ہو انسان ترقی نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ جب تک اس کے لئے جوش نہ ہو کوئی لذت نہیں دے گا۔"
(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۷۹)

خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ابن سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) بعارضہ قلب بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور درازی عمر سے نوازے۔

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) فرماتے ہیں:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان حضور انور فرما چکے ہیں۔ جماعتوں سے درخواست ہے کہ اولین فرصت میں اپنے وعدے مرکز کو ارسال فرما دیں۔

وکیل المال اول۔ تحریک جدید

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں

"اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ واری والدین پر ہے۔ انہیں اس کے لئے خدا تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا"

عبادات میں زیادہ وقت گذار کر اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل کرو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"دنیا میں جتنے شعراء ہوئے ہیں وہ کسی نہ کسی غمگسار کی طلب کرتے ہیں کیونکہ یہ خیال کہ انسان اکیلے صبر کرتا رہے یہ ایک محض فرضی بات ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان تنہا ہو تو اکیلے صبر ہوتا نہیں۔ جتنا زیادہ کوئی دکھ میں مبتلا ہو اور صبر کے ساتھ کسی دکھ پہ قائم رہنا چاہے اتنا ہی زیادہ وہ کسی نہ کسی ذریعہ یا مونس و غم خوار کا محتاج ہو جاتا ہے

چنانچہ خدا تعالےٰ نے اس پہلو کو بھی نظر انداز نہیں فرمایا۔ فرمایا

"بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے"

اگر تم ہم سے مدد مانگو گے اور عبادتوں کی طرف متوجہ ہو گے تو ہم اپنی معیت کا تمہیں یقین دلاتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ساتھ رہیں گے تم اپنے آپ کو تنہا نہیں پاؤ گے۔ خدا کی معیت میں جس آسانی سے دکھ کٹ سکتے ہیں اس آسانی سے کسی دوسرے کی معیت میں دکھ کٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ویسے بظاہر یہ بات عقلاً بھی درست ہے کیونکہ اس میں ایک بہت ہی پیارا مضمون داخل ہو گیا ہے فرمایا۔

"بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"

عموماً اسی ترجمہ کی طرف توجہ دی جاتی ہے۔ لیکن اس کا ایک اور مطلب بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کی مدد کرتا ہے اور صبر کرنے والے ہی آخر کامیاب

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۸، نبوت ۱۳۶۹ ہش ۲۸، نومبر ۱۹۹۰ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں۔

① یہ ایک ضروری نصیحت ہے اور اس کو یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص مصیبت زدہ ہو تو اسے ڈرنا چاہیئے کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے بڑھ کر اس پر کوئی مصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دارالمصائب ہے اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔

② جب انسان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدد نہ دے تو خدا تعالیٰ کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دہریہ ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مر گیا، بیوی مر گئی یا رزق کی تنگی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلاء تھا جس میں پورا نکلتے تو انہیں اس سے بڑھ کر دیا جاتا اور رزق کی تنگی سے پراگندہ دل ہونا (صاحب ایمان) کا کام متقی کا شیوہ نہیں۔

③ جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر نہ وہ ثواب ہے نہ اجر۔

④ انسان کو چاہیئے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا تعالےٰ کے کیا ارادے ہیں اور کل کیا ہونے والا ہے پس پہلے دعا کرو تا بچائے جاؤ۔

⑤ خدا کی نصرت انہیں کے شاملِ حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں ایک جگہ نہیں ٹھہر جاتے۔ اور وہی ہیں جن کا انجام بخیر ہوتا ہے۔

⑥ ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہیئے۔ اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح کی ناپاک اور گندی زندگی ہے جیسا کہ بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر بُرا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے۔

⑦ دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالت اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بے ہودہ کام ہے قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے۔

⑧ صرف زبان کا اقرار تو خدا تعالیٰ کے نزدیک کچھ چیز ہی نہیں.... پس تم ایسے ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ کے ارادے تمہارے ارادے ہو جائیں۔ اسی کی رضا میں رضا ہو۔ اپنا کچھ بھی نہ ہو سب کچھ اس کا ہو جاوے۔

⑨ ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے۔ بات کے لئے بھی ایک چابی ہے وہ مناسب طرز ہے۔

⑩ دعا دو قسم کی ہے۔ جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے ایک معمولی۔ ایک شدت توجہ سے۔

بولنے کا خبط ہے تو بولنے دیجے انہیں
مُنہ میں جو آئے وہ کہہ دیں کوچہ و بازار میں
ہم تو ہر اک بات کو سنجیدگی سے تول کر
کر ہی لیتے ہیں اضافہ خوبئ کردار میں

ابو الاقبال

اشکوں نے دل کی دیوار گرا دی ہے
گھومنے پھرنے کی امشب آزادی ہے

کس نے زخموں کی زنجیر ہلا دی ہے
درباں دیکھ کوئی باہر فریادی ہے

زخم نے ہنس کر بگڑی بات بنا دی ہے
جینا بھی شادی مرنا بھی شادی ہے

دشت نے چاہا تھا اس کو تسلیم کرے
پھول نے اسکی یہ خواہش ٹھکرا دی ہے

جس کی خاطر رو رو جی ہلکان کیا
اشک نے وہ آواز ہمیں لوٹا دی ہے

فرصت ہو تو اب اس کی پہچان کرو
ہم نے پانی پر تصویر بنا دی ہے

دل کی دلّی کے کھنڈرات ہیں مقتل تک
اس سے پرے آبادی ہی آبادی ہے

کل کو آج کے آئینے میں دیکھا ہے
حال نے ماضی کو امسال سزا دی ہے

آنکھ سمندر۔ سینہ اک پیاسا صحرا
ان دونوں کا روگ بہت بنیادی ہے

"سچی باتوں" سے ناحق بدنام ہوا
عشق بھی عبدالماجد دریابادی ہے

مضطرؔ تم بھی جاؤ نا اس سے مل آؤ
سچائی دل دھرتی کی شہزادی ہے

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری شبیر احمد صاحب
وکیل المال اوّل

تحریک جدید کی وضاحت

(مربیان سے خطاب)

مربیان کرام!
اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی رحمت اور برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ آپ نے بفضل خدا برضا و رغبت اپنی ساری زندگی خدمت دین کے لئے وقف کردی ہے

تحریک جدید کے متعلق ضروری معلومات آپ کو بہم پہنچانے کے لئے مجھے دعوت دی گئی ہے۔ سب سے پہلے ہمیں تحریک جدید الٰہی عظیم الشان تحریک کے متعلق اس کے بانی کے الفاظ میں ہی جاننا ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا:
(خطبہ جمعہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء)

"تحریک جدید دراصل (دین حق) کے احیاء کا نام ہے۔ جدید وہ صرف ان معنوں میں ہے کہ دنیا اس سے ناواقف ہو گئی تھی۔ ورنہ درحقیقت وہ تحریک قدیم ہی ہے۔"

مربیان کرام کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ سیدنا حضرت بانی جماعت احمدیہ کی آمد کی غرض بھی احیاء دین حق ہی ہے۔ اس عظیم الشان مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ (الثانی) پر تحریک جدید کا جو عظیم الشان منصوبہ ۱۹۳۴ء میں القاء فرمایا۔

وہ چند مطالبات پر مشتمل تھا جن کا خلاصہ حضور نے ان الفاظ میں بیان فرمایا۔

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے ہمیں روپے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے، ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔"

اس آسمانی تحریک کا سیاق و سباق اور مختصر تعریف جان لینے کے بعد ہمیں اپنی ذمہ داریوں پر غور کرنا اور ان کو عملی جامہ پہنانا لازم ہو جاتا ہے۔ تحریک جدید کے ذریعے جو روحانی اور مادی انقلاب لانا مقصود تھا اس کی وسعت اور گہرائی کے پیش نظر اس میں بھرپور حصہ لینے کے لئے جماعت کے ہر طبقہ کو مکلف کرنا ضروری تھا۔ اس لئے حضور نے فرمایا:

"ہماری جماعت کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ سمجھتے ہیں کہ بغیر قربانیوں کے اور بغیر منہاج نبوت پر چلنے کے دنیا میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو ان سے زیادہ پاگل اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"
(مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

اسی تقریر میں حضور نے مزید فرمایا:

"یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لمحہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتے داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پر راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور وظیفہ بن جائیں۔ اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے؟ تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے۔ اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ ایک عورت سے اگر پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانی کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔"

حضور کے بعض دیگر ارشادات سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ تحریک جدید کی کامیابی کے لئے صرف عہدیدار ذمے دار نہیں ہیں بلکہ جماعت کا ہر فرد حتی المقدور کوشش کے لئے اور اس میں شامل ہونے کے لئے ذمہ دار ہے چنانچہ حضور کا ارشاد ہے۔ فرمایا:

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا اور ان کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے۔"
(خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء)

تحریک جدید مختصراً یہ ہے کہ اس کو پہلے تین سال کے لئے جاری کیا گیا۔ پھر اسے دس سال تک ممتد کیا گیا۔ دس سال کے بعد اسے انیس سال تک جاری رکھا گیا۔ انیس سال گزرنے کے بعد حضور نے فرمایا:

"تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے۔ دور تو تمہیں اس لئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو۔ اب میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے۔"

حضور کے ان ارشادات کی روشنی میں مربیان کرام کی ذمہ داریاں متعین کرنا مشکل امر نہیں رہتا۔ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد پورا کرنے کے لئے جب حضور کے ارشاد کے مطابق ہر فرد جماعت مکلف اور پابند ہے تو مربیان سلسلہ بدرجہ اولیٰ مکلف ہیں۔ تحریک جدید کا اولین مطالبہ سادہ زندگی اختیار کرنا ہے جس کی اہمیت حضور کے ان الفاظ سے بخوبی ظاہر ہے۔ فرمایا:

"اس زمانے میں مالی قربانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس میں مرد اور عورتیں اپنی زندگی کو سادہ بنائیں۔ اور اخراجات کم کر دیں تاکہ جس وقت قربانی کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے وہ تیار ہوں۔ قربانی کے لئے صرف تمہاری نیت ہی فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تمہارے پاس سامان بھی مہیا نہ ہوں ایک نابینا جہاد کا کتنا ہی شوق کیوں نہ رکھتا ہو اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک غریب آدمی اگر زکوٰۃ دینے کی خواہش بھی کرے تو نہیں دے سکتا۔ ایک مریض کی خواہش خواہ کس قدر زیادہ ہو روزے نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر سامان مہیا نہ ہوں تو ہم وہ قربانی کسی صورت میں بھی پیش نہیں کر سکتے جس کی ہمیں خواہش ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک سادہ زندگی اختیار کرے تاکہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے۔"
(الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۵ء)

سادہ زندگی کی تحریک اس قدر اہمیت کی حامل ہے کہ دنیا کے آئندہ امن کا انحصار اسی پر ہے اسی لئے حضور نے فرمایا:

"سادہ زندگی کی تحریک کوئی معمولی نہیں بلکہ دراصل دنیا کے آئندہ امن کی بنیاد اسی پر ہے۔"

اندریں صورت مربیان کرام سے میری درخواست ہے کہ وہ مطالبہ سادہ زندگی کا بغور مطالعہ کریں اس کے مختلف حصوں پر غور کر کے نئے نئے مضامین لکھیں اور جہاں بھی وہ متعین ہوں ہر فرد جماعت پر نظر رکھیں کہ سادہ زندگی اس کا شعار بن چکا ہے۔ سادہ زندگی چونکہ ترقی کا زینہ ہے اور قربانی اور تقویٰ کا جو معیار جماعت میں موجود ہونا از حد ضروری ہے اس کا بنیادی پتھر ہے۔ اس لئے جماعت کو مختلف موقعوں پر حضور کے ارشادات سے آگاہ کیا جائے اس لئے حضور نے ایک اور موقع پر فرمایا:

"سادہ زندگی پر خاص زور دیا جائے سادہ زندگی کے بغیر ہم آنے والی جنگ کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ہمارے ایمان کی اس میں آزمائش ہے۔ عورتوں اور بچوں کو خصوصاً اس طرف توجہ دلائی جائے۔"
(خطبہ جمعہ ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء)

سادہ زندگی کی تفصیل بہت لمبی ہے اس لئے اب ہم ان عظیم الشان نتائج پر غور کرتے ہیں جو سادہ زندگی کے اختیار کرنے سے پیدا ہونے چاہئیں وہ نتیجے ان چار پہلوؤں پر مشتمل ہیں جو میں نے ابتداء میں تحریک جدید کی تعریف کے ضمن میں حضرت فضل عمر کے مبارک الفاظ میں پیش کئے تھے اول ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے وقف زندگی کی تحریک اور اس برکات پر روشنی ڈالنا مربیان کرام کی ذمہ داری ہے۔

۲۔ کام کی وسعت اور وقف کے تقاضے کے مطابق روپے کی ضرورت کا پورا کرنا۔ اس سلسلے میں مربیان کرام کی ذمہ داری بعد میں مختصراً بیان کی جائے گی۔

تیسرا نتیجہ جماعت میں عزم و استقلال کا قیام ہے۔ اس غرض کے لئے ہمارے مربیان کو چاہیئے کہ تحریک جدید کے مجاہدین کی بے مثال قربانیوں کا جو عزم و استقلال پر مبنی تھیں مطالعہ کریں اور جماعت میں سنائیں

اب میں دوسرے نتیجے پر یعنی روپے کی ضرورت پر اپنے ناچیز خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔ حضور کے ارشادات سے آپ نے بخوبی سمجھ لیا ہوگا کہ اس مطالبہ پر جماعت کے ہر طبقہ کو دعوت دی گئی ہے۔ جماعت کے مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی۔ حتیٰ کہ بچوں کو بھی مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔ اس خوشکن صورت حال سے ہم سب واقف ہیں۔ ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شبانہ روز محنت اور پرسوز دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو پچاس ساٹھ ملکوں میں مستحکم کرنے کے بعد اس

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون - سین

فلپائن میں سمندری طوفان

فلپائن کے سرکاری ٹیلیویژن نے بتایا ہے کہ سمندری طوفان سے تقریباً ۲۰۰ افراد کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ ٹیلیویژن کی خبروں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ فلپائن کا دوسرا سب سے بڑا شہر اس طوفان کی وجہ سے بالکل مفلوج ہو کر رہ گیا۔ خبروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اس طوفان کی وجہ سے ۵۷ جہاز غرق ہو گئے جن میں ۲۵ تجارتی جہاز شامل ہیں اور ۴ نیوی کی کشتیاں جبکہ دیگر ۱۱ جہاز لاپتہ ہیں اور ۲۹ ساحل پر ریت میں آدھنسے ہیں۔ ساحل پر آنے والے جہازوں میں فرانس کا وہ جہاز بھی شامل ہے جو "جیکس کوسٹیو" کہلاتا ہے۔ جو ایجنسیاں اس موقعہ پر امدادی کارروائیاں کر رہی ہیں ان کا کہنا ہے کہ ۱۰۵ افراد کی ہلاکت کا تو ثبوت مل گیا ہے۔ اور بیسیوں لوگ اس طوفان کے دو دن بعد تک بھی لاپتہ ہیں۔ طوفان کا سب سے زیادہ اثر سیبو، پانے اور لاگاس جزیروں پر ہوا ہے اور صدر کورازون اکینو نے ان علاقوں کو آفت زدہ علاقے قرار دے کر ایک حکمنامہ جاری کیا ہے کہ ان کو زندگی کی تمام سہولتیں فراہم کی جائیں۔ جہاں تک املاک کے نقصان کا تعلق ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۱۵۶ ملین پیسوز یعنی تقریباً ساڑھے پانچ ملین ڈالر کی املاک تباہ ہو گئی ہیں۔ سیبو تک ٹیلیفون کی تاریں منقطع ہو گئی ہیں۔ یہ ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ سب سے بڑا شہر تو منیلا ہے چونکہ سیبو میں بجلی کا نظام بھی درہم برہم ہو گیا ہے۔ اسلئے لوکل جہاز سیبو تک جاتے تو ہیں۔ لیکن دن کی روشنی میں شام کے بعد وہ ہوائی اڈوں پر اتر نہیں سکتے۔ اسلئے شام کے بعد سفر کرنا ابھی ان کے لئے ممکن نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان چاہے کتنی ہی ترقی کر جائے اسکے لئے قدرتی آفات کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اگر کہیں آگ لگتی ہے تو میلوں میں ہر چیز کو راکھ بنا کر رکھ دیتی ہے۔ سمندری طوفان آتا ہے تو جہازوں اور کشتیوں کو ہی نہیں بلکہ ارد گرد کے علاقوں کو بھی بری طرح تباہ کر کے رکھ دیتا ہے۔ بعض علاقوں میں بارش ہوتی ہے تو اتنی زیادہ کہ لوگوں کو گھروں سے نکل کر مکانوں کی چھتوں پر بلکہ درختوں پر بیٹھ کر وقت کاٹنا پڑتا ہے۔ اسیطرح اور بھی قدرتی آفات انسان کو بے بس کر کے رکھ دیتی ہیں۔ ان حالتوں میں تو ہر شخص کو خدا یاد آجاتا ہے۔ اور اس بات کا یقین پیدا ہو جاتا ہے کہ ایسے حالات میں سوائے خدا کے اور کوئی مددگار ثابت نہیں ہو سکتا۔ انسان فوری طور پر دعا شروع کر دیتا ہے۔ بلکہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بارش زیادہ ہو جائے تو لوگ چھتوں پر چڑھ کر خدا کو پکارنے لگتے ہیں۔ کیا ہی اچھا ہو کہ انسان ایسے وقت میں بھی خدا کو پکارتا ہے۔ جب وہ بظاہر کسی آفت سے دوچار نہ ہو۔ کیونکہ آفت کے وقت میں تو پکارنا ہی پکارنا ہے۔ لیکن اگر آفت کے بغیر بھی خدا تعالیٰ کو پکارے تو پتہ چل سکتا ہے کہ وہ واقعی خدا تعالیٰ کے وجود اور اسکی قدرتوں پر ایمان رکھتا ہے۔ اور اس کا دل یقین سے پُر ہے۔

عراق میں غیر ملکی

صدر صدام حسین نے بغداد میں اے۔ بی۔ سی ٹیلیویژن نٹ ورک کو انٹرویو دیتے ہوئے خلیج کے تنازعے کے متعلق یہ بات واضح کی ہے کہ وہ مسئلے کے عرب حل کے لئے سعودی عرب سے بات کرنے کے لئے تیار ہیں اور عالمی تناظر میں وہ امریکہ سے گفت وشنید کر سکتے ہیں لیکن یہ کہ کسی گفت وشنید سے پہلے کوئی شرائط عائد کی جائیں یہ انہیں ہرگز منظور نہیں خاص طور پر یہ شرط کہ کویت سے عراق اپنی فوجیں نکال لے۔ انہوں نے کہا کہ ہم متعلقہ پارٹیوں سے گفت وشنید کے لئے تیار ہیں اور ہم ہمیشہ اس بات کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ انہیں بتایا گیا کہ چونکہ سعودی عرب میں اس وقت امریکہ کی رہبری میں بہت سے ممالک کی افواج جمع ہیں اس لئے خلیج کا حل عالمی سطح پر ہونا چاہیئے۔ جواباً صدام حسین نے کہا کہ دو سب سے اہم پارٹیاں جو اس سلسلے میں گفت وشنید کر سکتی ہیں اور جن کا اس مسئلے کے ہر پہلو سے کسی نہ کسی طرح تعلق ہے۔ سعودی عرب اور امریکہ ہیں۔ لیکن بات عراق اور سعودی عرب یا عراق اور امریکہ کی ہونی چاہیئے۔ یہ کہ صدر بش کے اصرار کے مطابق صدر صدام حسین نے کویت سے اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ناممکن ہے۔ ہم سے قبل از گفت وشنید اس لئے شرائط منوائی جا رہی ہیں۔ کہ ہمیں جال میں پھانسا جا سکے ہم ایسا کرنے کے لئے کسی صورت میں تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا یہ گفت وشنید سفارتی معیار پر کرنا بے معنی ہے۔ اس طرح کسی بات کا حل پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک بیرونی لوگ جنہیں عراق میں رکھا گیا ہے کا تعلق ہے۔ صدر صدام نے کہا کہ وہ کسی وقت بھی۔ یہاں سے جانے کی اجازت دئے جا سکتے ہیں۔ انہیں زیادہ عرصہ یہاں نہیں ٹھہرنا پڑے گا۔ صرف ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں یہ یقین ہو جائے کہ عراق پر جنگ مسلط نہیں کی جائے گی۔

امریکی اب جنگ کے علاوہ دیگر امور پر غور کر رہے ہیں۔ اگر صدر بش کو ان لوگوں کا احساس ہے جنہیں عراق میں روک کر رکھا گیا ہے اور وہ انہیں عراق کے خلاف ایک ہتھیار کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہتے تو ہم یقیناً ان لوگوں کو عراق چھوڑنے کی اجازت دے دیں گے۔ انٹرویو کرنے والے نے یہ بھی بتایا ہے کہ صدر صدام نے مصر کے صدر مبارک کی مذمت کی اور کہا کہ مصر کا صدر اپنے ہاتھ میں ایک سوٹ کیس لئے ادھر ادھر سے روپیہ اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ وہی کچھ کرتا ہے جس کی اسے بش کی طرف سے ہدایت ملتی ہے۔

خاوندوں کی رہائی بیویوں کے ذریعے

خلیج کے تنازعے کا ایک اور پہلو سامنے آ رہا ہے۔ چونکہ عراق نے بعض بیرونی لوگوں کو اپنے ملک میں رکھا ہوا ہے اور انہیں عراق سے باہر جانے کی اجازت نہیں اسلئے ان کی بیویاں آپس میں اتحاد کر کے یہ کوشش کرنا چاہتی ہیں کہ کسی طرح انکے خاوندوں کو رہائی مل جائے اور وہ عراق سے باہر جا سکیں کہتے ہیں کہ امریکہ میں یہ عورتیں آپس میں ایک دوسرے سے واقف نہ ہونے کے باوجود ایک دوسرے کو اسطرح ٹیلیفون کر رہی ہیں جیسے کوئی کانفرنس منعقد کی جا رہی ہو۔ اور جب ٹیلیفون کیا جاتا ہے تو گفتگو کے تمام تکلفات برطرف کر کے سیدھی اور صاف بات یہ کہی جاتی ہے کہ ہم بغداد کب جائیں گی۔ اور کون سا ایسا بڑا سرکاری افسر ہے جیسے ہم اس بات پر مائل کر سکتی ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ چلے اور ہمارے وفد کی سربراہی کا فریضہ سرانجام دے جب سے ان عورتوں کو یہ پتہ چلا ہے کہ انکے خاوندوں کو ایسی جگہوں پر رکھا گیا ہے۔ جہاں حساس قسم کی تنصیبات ہیں۔ ان کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ ان کے خاوندوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کرنے کا احتمال ہے۔ یہ بات خاصی عام ہو چکی ہے کہ عراق نے امریکی اور دیگر ممالک کی فوجوں کے عراق پر حملے کو روکنے کیلئے متعدد تدابیر میں سے ایک یہ تدبیر بھی اختیار کی ہے کہ ان ممالک کے باشندے جو عراق میں موجود ہیں انہیں حساس تنصیبات کے قرب و جوار میں رکھا جائے تاکہ تنصیبات پر حملہ کرتے وقت یہ ممالک اس بات پر غور کر سکیں کہ کیا ان تنصیبات کو تباہ و برباد کرنے کے ساتھ وہ اپنے شہریوں کو بھی ہلاک کرنا پسند کریں گے۔ بعض خواتین نے تو تقریباً یہ فیصلہ کر ہی لیا ہے کہ امریکی حکومت کی خواہش کے خلاف وہ ضرور بغداد جائیں گی تاکہ وہ اپنے خاوندوں کو رہائی دلوا سکیں۔ انکے مطالبات میں اسلئے بھی مضبوطی اور استحکام آ رہا ہے کہ اب کانگریس کے کئی اراکین ایسے ہیں جو خود ایسا قدم اٹھانے کیلئے تیار ہیں۔ اور ان لوگوں نے اپنا ارادہ یا اپنی خواہش بش انتظامیہ کی سختی کے ساتھ اسکی مخالفت کے بعد کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب خواتین کا یہ مشن کسی بھی وقت اپنی منزلِ مقصود کی طرف روانہ ہو جائے گا۔ تین ماہ تک تو ان خواتین نے خاموشی اختیار کئے رکھی ہے اور لوگوں سے الگ تھلگ رہی ہیں۔ لیکن اب یہ نہایت سرعت کے ساتھ ایک دوسرے سے تعارف پیدا کر کے ایک گروہ کی شکل اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ یہ وہ کام کرنا چاہتی ہیں جو بش انتظامیہ کے لئے قابلِ قبول نہیں۔ خواتین اب کھلم کھلا کہتی ہیں کہ حکومت ہماری کوئی مدد کرنے کے لئے تیار نہیں اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس سلسلے میں خود کوئی اقدام کریں۔

کہا جاتا ہے کہ ان خواتین کے ارادے صدر بش کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کے خاوندوں کا عراق میں مسلسل رکھا جانا ایک سیاسی پہلو کا حامل ہو سکتا ہے۔ ایسی ہی بات ایک دفعہ صدر کارٹر کے ساتھ بھی رونما ہو چکی ہے۔ ان میں سے بعض خواتین نے تو عراق کے سرکاری افسروں سے گفت وشنید شروع بھی کر دی ہے۔ بلکہ یہ گفت وشنید اس حد تک آگے بڑھ چکی ہے کہ ایک خاتون نے بتایا ہے کہ اس بات کا بہت امکان ہے کہ وہ خود صدام حسین سے اس معاملے پر گفتگو کر سکے گی۔ دیگر خواتین ان لوگوں کو اپنے ساتھ ملا رہی ہیں جو جنگی تیاریوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ ان خواتین کو اس بات کا احساس ہے کہ لوگ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک پراپیگنڈہ کے ہتھیار کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ لیکن وہ اس بات پر زور دیتی ہیں کہ ہم بغیر وقت ضائع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کئے اپنے خاوندوں سے ملنا چاہتی ہیں۔ شاید دسمبر کے آغاز میں وہ بغداد جانے کی کوشش کریں گی تاکہ کرسمس کا انتظار کئے بغیر اس سے پہلے ہی ان سے مل سکیں۔ صدام حسین کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان خواتین کو کرسمس سے پہلے بغداد آنے کی اجازت دے دیں گے۔ اس سلسلے میں دو دسمبر کو ایک یوم زرد ربن منایا جا رہا ہے جسمیں ساری دنیا کو شریک کرنے کا انتظام ہے اور یہی وہ موقعہ ہے جب یہ خواتین امریکہ میں اکٹھی ہو کر کوئی سکیم تیار کریں گی۔ ان کا خیال ہے کہ جو لوگ نہیں چاہتے کہ امریکہ عراق سے اس موقعہ پر جنگ کرے وہ بھی ان کا ساتھ دیں گے۔ بعض ان میں سے کہتی ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ساری عورتیں تو بغداد نہیں جانا چاہتیں لیکن جو جانا چاہتی ہیں وہ پوری طرح تیاری میں مصروف ہیں۔ بعض عورتیں تو یہ بھی کہتی ہیں کہ ہمارے خیال میں یہ پاگل ہو گئی ہیں کیونکہ نہیں کہا جا سکتا کہ جب یہ از خود عراق جائیں گی تو ان کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا۔ یعنی اس خطرے کا امکان ہے کہ انہیں بھی انکے خاوندوں کے ساتھ حساس تنصیبات کے قرب و جوار میں رہنے کیلئے مجبور کیا جائے البتہ ان خواتین کا یہ خیال ہے کہ ہم ایک لیڈر کے بغیر وہاں نہیں جا سکتیں اور جس قسم کا لیڈر انہیں چاہیئے اس سلسلہ میں کچھ اشخاص کے نام بھی لئے جا رہے ہیں۔ مثلاً جیسی جیکسن جو پہلے بھی عراق ہو آئے ہیں۔ ریمزے کلارک۔ کارٹر۔ جیمز فونڈا۔ ایل۔ بی۔ یو۔ ینگ اور بہت سے مذہبی رہنما ان خواتین نے ان رہنماؤں سے رابطہ شروع کر رکھا ہے۔ لیکن ابھی تک ان میں سے کسی نے ظاہرا طور پر حامی نہیں بھری۔

پاکستان اور بابری مسجد

بھارت کے مسٹر علی صدیقی جو عالمی اردو کانفرنس کے بانی اور آرگنائزنگ سیکرٹری ہیں نے تمام پاکستانی مسلمانوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ بابری مسجد (بھارت) کے تنازعہ میں اپنے آپ کو ملوث نہ کریں۔ کیونکہ یہ کوئی مذہبی تنازعہ نہیں بلکہ سیاسی تنازعہ ہے۔

لاہور کے ایک ہوٹل میں مقامی صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ پاکستان کے موجودہ صدر سے پہلے صدر نے ہندوستان کے مسلمانوں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ بابری مسجد کا مسئلہ باہمی افہام و تفہیم سے حل کر لیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اس صدر نے یہ بھی تجویز کیا تھا کہ بابری مسجد کو شہید کر دیا جائے یا اسے آرکیولاجیکل ڈیپارٹمنٹ کے حوالے کر دیا جائے۔

ایک سائل کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بابری مسجد کو اب ایک مندر میں تبدیل کیا جا چکا ہے کیونکہ اس کی تمام کھڑکیاں اور دروازے اور تحت ارضی کمرے مورتیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ یہ مورتیاں رام چندر جی کی ہیں۔

صدیقی صاحب نے کہا کہ جنرل ضیاء نے کہا تھا کہ جہاں تک مسجد کا تعلق ہے وہ صرف مورتیوں کو ہٹا لینے سے پاک صاف نہیں ہو سکتی۔ کعبے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ وہ مورتیاں ہٹانے سے اس لئے پاک ہو گیا تھا کہ یہ مورتیاں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت علیؓ نے کعبہ سے ہٹائی تھیں۔ انہوں نے جنرل ضیاء کے حوالے سے یہ بھی کہا کہ اس وقت ہمارے پاس کوئی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یا علی رضی اللہ عنہ موجود نہیں ہیں جو اس مسجد کو پاک کر سکیں۔

صدیقی صاحب نے بتایا کہ بابری مسجد میں رام چندر جی کے لئے ایک سٹیج ہے۔ اور یہ مغل شہنشاہ اکبر کے زمانے سے تعمیر کردہ ہے انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کے مذہبی رہنما۔ شہاب الدین اور امام بخاری۔ اس مسئلے کو اپنے مفاد کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ان مسلمان لیڈروں نے بابری مسجد کے لئے ایک کمیٹی بنائی لیکن بعد میں فنڈز کی تقسیم کے سلسلے میں اختلاف ہو گیا اور دو گروہوں میں بٹ گئے۔ مسٹر علی صدیقی نے دعویٰ کیا کہ راجیو گاندھی نے اس مسئلے کو نہایت اچھی طرح افہام و تفہیم سے حل کر دیا تھا۔ انہوں نے ہندوؤں کو اس بات کی اجازت دی تھی کہ مسجد سے ۱۵ فرلانگ کے فاصلے پر ایک رام چبوترہ بنا لیں لیکن بعض مسلمان راہنماؤں نے وی پی سنگھ سے مل کر ان کی اس تجویز کو ناکام بنا دیا۔ علی صدیقی صاحب نے زوردار الفاظ میں کہا کہ شہاب الدین اور امام بخاری کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ بابری مسجد ہے کہاں کیونکہ وہ کبھی یہ مقام دیکھنے نہیں گئے۔ مزید انہوں نے کہا کہ یہ رہنما اور ہندو درحقیقت اس تنازعے کا باعث ہیں۔ انہوں نے یقین سے کہا کہ ہندوستان کے مسلمان سیکولر ہیں اور جمہوریت پسند ہیں۔ پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے مذمت کے رنگ میں کہا کہ ملّا لوگ اپنی حکومت کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ وہ ایک ایسے ملک کے خلاف جہاد کریں جہاں ۱۸ کروڑ مسلمان بستے ہیں اور یہ تعداد انڈونیشیا کے مسلمانوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان کے بہت سے ملّا ہمارے ایجنٹ ہیں۔ اس لئے وہ کس طرح ہم پر تنقید کر سکتے ہیں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ وی پی سنگھ نے بابری مسجد کے معاملے میں مسلمانوں کی حمایت کی ہے۔ اور اس طرح انہوں نے سپاہی کا رول ادا کیا ہے نہ کہ سیکولر سیاسی رہنما کا۔ انہوں نے کہا کہ وی پی سنگھ کو چاہیئے تھا کہ وہ بابری مسجد کو مقفل کر دیتے لیکن انہوں نے ہندوؤں کو اس بات کی اجازت دی کہ مسجد کے تہہ خانے میں مورتیاں رکھ لیں۔

بابری مسجد کی تاریخ بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۱۹۴۷ء سے یہ مسجد ہندوؤں کے قبضے میں تھی اور کوئی مسلمان اسے اپنی تحویل میں لینے کے لئے تیار نہیں تھا۔ سوائے اس وقت کے جب کہ یہ ایک سیاسی مسئلہ بن گئی۔ مسٹر علی صدیقی کی یہ رپورٹ فرنٹیئر پوسٹ کے ۱۶، نومبر ۱۹۹۰ء کے شمارے میں شائع ہوئی ہے۔

کینیڈا چلو

کینیڈا کی موجودہ امیگریشن پالیسی کے پیش نظر کہا جاتا ہے کہ اب کینیڈا اپنی آبادی کی صورت تبدیل کر رہا ہے کیونکہ وہ کام کاج کے لئے بیرونی ممالک سے نوجوان اور مختلف کاموں کے ماہر اپنے ملک میں زیادہ سے زیادہ لا کر اپنے کام کرنے والے لوگوں کی کمی کو پورا کرنا چاہتا ہے۔ آئندہ پانچ سال میں کینیڈا ۱٫۴ ملین بیرونی لوگوں کو ملک میں داخل ہو کر کام کرنے کی اجازت دے گا۔ ہر سال ۲ لاکھ پچاس ہزار افراد باہر سے آئیں گے یہ بات "باربرا میکڈوگل" جو ایمپلائمنٹ اور امیگریشن کی وزیر ہیں نے بتائی ہے۔ ۱۹۲۰ء سے لے کر اب تک کسی ایک سال میں اتنے بیرونی لوگ کینیڈا میں نہیں آسکے اس تعداد میں وہ لوگ جو مہاجر بن کر آئیں گے وہ شامل نہیں ہیں۔ اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو ہر سال کینیڈا آنے والوں کی تعداد تین لاکھ ہو جائے گی۔ کینیڈا کی یہ روایت ہے کہ وہ ہمیشہ بیرونی لوگوں کو زیادہ فراخ دلی کے ساتھ اپنے ملک میں آنے کی اجازت دیتا ہے اسوقت جو لوگ کینیڈا میں موجود ہیں۔ ان میں سے ہر ۶ میں سے ایک کسی بیرونی ملک میں پیدا ہوا تھا۔ لیکن اسکے باوجود ایسے لوگ جو کام محنت مزدوری کیلئے چاہئیں ان کی تعداد آہستہ آہستہ کم ہوتی رہی ہے۔ سنہ ۱۹۶۰ء کے دہاکے میں کام کرنے والوں کی تعداد ۳ فیصد سے زیادہ ہو گئی تھی اور سنہ ۱۹۷۰ء کے دہاکے میں یہ ۲٫۵ فیصد رہ گئی۔ اور سنہ ۱۹۸۰ء کے دہاکے میں یہ ۲٫۲ فیصد سے کم تھی۔ میکڈوگل نے امیگریشن کی سکیم کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ جب کام کرنے والے کم لوگ موجود ہوں تو ٹیکس بھی بہر حال کم لوگ ہی ادا کریں گے اور یہی کم لوگ پینشن والوں کی ادائیگی کا انتظام کرنے کے ذمہ دار ہوں گے حالانکہ نسبتی طور پر پینشن حاصل کرنے والوں کی تعداد بڑھتی رہتی ہے اور صحت کے سلسلے میں بھی جو رقوم خرچ کرنی پڑتی ہیں وہ ضرورت سے زیادہ تیزی کے ساتھ بڑھنے لگتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کینیڈا اس وقت سب سے زیادہ روپیہ حاصل کرنے کے متعلق سوچ رہا ہے اور بیرونی لوگوں کو کینیڈا میں آنے کی اجازت دینے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ وہ آکر کام کریں اور ٹیکس دیں۔ اور وہ ٹیکس پنشنرز کیلئے بھی استعمال کیا جائے اور دوسرے کاموں کیلئے بھی۔ اب عام محنت مزدوری کرنے والوں کے علاوہ کینیڈا کو ایسے لوگوں کی ضرورت بھی پیش آرہی ہے۔ جو کسی نہ کسی کام کے ماہر ہوں وہ صرف وہاں رہنے والے لوگوں کے رشتہ داروں ہی کو آنے کی اجازت نہیں دینا چاہتے جیسا کہ پہلے ہوتا رہا ہے۔

کینیڈا ایک ایسا ملک ہے جہاں پر پیدائش کی شرح بہت کم ہے اگر یہی شرح رہی تو آج سے ۳۰ سال بعد پنشنرز کی تعداد بہت زیادہ ہو جائے گی۔ اور اسکے مقابلے میں کمانے والے اور ٹیکس ادا کرنے والے بہت کم رہ جائیں گے۔ حکومت اس بات کو شدت سے محسوس کر رہی ہے کہ اسے ٹیکس ادا کرنے والوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ تاکہ ان کی تعداد بڑھتی رہے اور ان سے خاطر خواہ رقوم وصول ہوتی رہیں۔ جن کی حکومت کو اشد ضرورت ہے۔ یہ بات ایسی ہے کہ صرف کینیڈا ہی میں لوگوں کو بتانا کافی نہیں بلکہ ساری دنیا میں اس بات کی اشاعت ہونی چاہیئے تاکہ لوگ کینیڈا جانے کے لئے وہاں کی حکومت سے رجوع کریں اور اپنی بھی مدد کریں۔ اور وہاں جا کر کینیڈا کی بھی مدد کریں۔ ہم اپنے احمدی نوجوانوں سے گذارش کریں گے کہ وہ اسطرف خاص توجہ دیں۔ اس اعلان کے بعد بہت سے نوجوانوں کو وہاں جانے کی سہولت مل سکے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرتبہ
غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جو پرانے کرکٹر ہیں لکھتے ہیں۔

ہفتہ گذشتہ کی ایک اہم خبر۔ ملبورن میں منعقد ہونے والے چیمپئنز ٹرافی ہاکی ٹورنامنٹ کے پہلے میچ میں پاکستان کے جرمنی کو ۶-۳ سے ہرا دینے کی ہے۔ پاکستان کی چابک دستی کا ثبوت اس حقیقت سے بھی ملتا ہے کہ پاکستان نے ان چھ گولوں میں سے چار گول دس منٹ میں کر دئے۔ اگر ہماری ہاکی ٹیم یہی فارم اگلے مقابلوں میں بھی دکھلاتی تو یہ ٹورنامنٹ جیت لینے کی توقع کرنا موہوم توقع نہ ہوتی۔

کرکٹ کے میدان میں۔ نیوزی لینڈ کا دورہ جو اختتام پذیر ہو چکا۔ اس کا جو تجزیہ پریس میں شائع ہوا ہے۔ اس کے مطابق نیوزی لینڈ کے مارٹن کرو ۳۳ء۲۹ کی اوسط سے بیٹنگ میں سرفہرست رہے۔ پاکستان کی طرف سے شعیب محمد ۰۰ء۱۶۴ کی قابلِ تحسین اوسط سے۔ اور باؤلنگ میں وقار یونس نے ناموری حاصل کی۔

ویسٹ انڈیز کے خلاف پہلا ٹیسٹ کراچی میں جمعہ کے روز شروع ہوا۔ پچھلے تین دنوں میں جو صورت حال نظر آئی اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عمران خان اپنی پرانی فارم میں واپس آ گئے ہیں۔ باؤلنگ میں نہیں۔ کیونکہ معلوم نہیں وہ باؤلنگ سے کیوں کتراتے ہیں پہلے میچ کے تیسرے روز بھی جب کہ ان کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی انہوں نے مطلقاً باؤلنگ نہیں کرائی۔ نئے عمران۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ باؤلر کی بجائے اب قابل اعتماد بیٹسمین بن گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمیں نمبر ۲ پر بھیجنے والے کھلاڑی کی جو کمی عرصہ سے محسوس ہو رہی تھی۔ اس کو پورا کرنے کی صلاحیت عمران میں آ چکی ہے۔ اب وہ کھیلتے ہیں تو دنیا کے بہترین کھلاڑیوں کی طرح۔ ہر بال کو موقع محل کے مطابق نہائت احتیاط اور ذمہ داری سے۔ شاید کپتانی کا بوجھ ان پر اس قدر زیادہ پڑ رہا ہے کہ دوسروں کو آگے کرنے والے عمران۔ اب لمبے تجربہ کے بعد یہ جان چکے ہیں کہ ان کے ساتھیوں میں وہ اعتماد نہیں جس کی قوم ان سے توقع رکھتی ہے۔ اور وہ تن تنہا ٹیم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کی ذمہ داری نبھا رہے ہیں۔ آخر ویسٹ انڈیز کے خلاف نبرد آزمائی کرنا اور دنیا کی "نمبر ون" ٹیم بننے کی آرزو پورا کرنا آسان کام نہیں۔ ویسٹ انڈیز کے پاس دنیا کے تیز ترین باؤلر۔ آزمودہ کار، باصلاحیت میلکم مارشل۔ این بشپ۔ والش اور امبروز کی شکل میں موجود ہیں۔ سپیڈسٹر کے روپ میں ویسے تو ہمارے پاس بھی وقار یونس دستیاب ہیں۔ تجربہ بڑھتے جانے سے ان کی کارکردگی بہتر سے بہتر ہوتی جائے گی۔

بہرحال آج اتوار تک جو کھیل ہو چکا۔ اس سے یہ امر بھی ابھر کر سامنے آیا ہے کہ ویسٹ انڈیز کے پاس دنیا کا بہترین افتتاحی جوڑا ہے۔ ہینز اور گرینج۔ اور ان کے بعد وارد ہونے والے رچرڈسن۔ ان کے "اوپنرز" جلد آؤٹ ہو جائیں (اور یہ شاذ ہی ہوتا ہے) تو مڈل آرڈر کے کھلاڑی اور نیچے کے بلے باز خاص کامیاب نہیں ہوتے۔ لیکن ہماری "پرابلم" اوپنرز کی ہے۔ یہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہو سکا۔ رمیض کو غالباً نظر انداز ہی کرنا پڑے گا۔ ان میں وہ تحمل اور صبر و ثبات نہیں جو ایک اوپنر میں ہونا چاہیئے۔ وہ "ون ڈے" میں تو ٹھیک چلتے ہیں۔ کیونکہ وہ طبعاً "جارحیت" دکھلانے والے ہیں۔ لیکن ٹیسٹ کے لئے ان کا انداز موزوں نہیں۔ کل بھی وہ پہلے ہی بال پر "بولڈ" ہو گئے۔ ان کے مقابلہ میں ہمارے "شیٹ اینکر" شعیب غالباً دنیا کے سست ترین "جلد" رنز نہ بنانے کے اعتبار سے، شمار ہوتے ہیں۔ کھلاڑی عام طور پر "نوّے" رنز کرنے کے بعد زیادہ محتاط ہوتے ہیں۔ لیکن وہ تو شروع سے ہی اکتا دینے کی حد تک سست پائے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ تو انہیں دیکھ کر یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ شاید ان میں رنز بنانے کا حوصلہ ہی نہیں۔ اس طرح وکٹ پر چمٹے رہتے ہیں کہ بعض دفعہ تماشائی تنگ آ کر ہوٹنگ پر اتر آتے ہیں۔ لیکن تماش بین جو چاہے سمجھتے اور کرتے رہیں یہ تو اپنی روش چھوڑنے والے نہیں۔ اور بعض دفعہ تو ایک کے بعد ان کا دوسرا "رن" پورے آدھ گھنٹہ کے بعد آتا ہے۔ عمران خان کے علاوہ جس کھلاڑی نے قابل تحسین کارکردگی کا مظاہر کیا ہے وہ ہمارے سلیم ملک ہیں۔ سلیم ملک جن کا ایک تاریخی کارنامہ بھارت کے خلاف کلکتہ میں تیز سکورنگ ہے۔ وہ اب ہمارے محبوب اور کامیاب ترین بیٹسمین بن گئے ہیں۔ ایک دو وکٹیں گر چکی ہوں تھوڑے ہی سکور پر اور سلیم ملک "پویلین" میں موجود ہوں تو ہم اپنے آپ کو محفوظ پاتے ہیں۔ زیر تبصرہ میچ کی طرف واپس آتے ہوئے۔ شعیب محمد اور سلیم ملک نے چوتھے وکٹ کی شراکت میں ۱۷۴ رنز بنائے جو شعیب کے والد حنیف محمد اور چچا وزیر محمد نے پورٹ آف سپین میں ۵۷-۱۹۵۶ء میں قائم کیا تھا۔ اور ایک اور کمی جو پاکستان کی ٹیم میں ہے وہ عمران خان کے بعد میدان میں اترنے والے بلے بازوں کا عدم اعتماد ہے۔ پچھلے نصف کے کھلاڑی سلیم یوسف۔ وسیم اکرم۔ مشتاق احمد۔ عبدالقادر اور وقار یونس تو ایسے ناکام ہوئے کہ گویا انہوں نے کبھی بلا ہی نہ پکڑا تھا۔ بھلا حریفوں کو "ہیٹ ٹرک" کرنے کا موقع دینا بھی کوئی تُک ہے۔ امبروز دو کھلاڑیوں کو یکے بعد دیگرے پھینکنے والے گیندوں میں تیسرے کو بھی جو اتفاق سے بچ گیا آؤٹ کر لیتا تو ہماری بے بضاعتی اور بھی نمایاں ہو جاتی۔ بھارت میں جن کھلاڑیوں کو خصوصاً بالرز کو لیا جاتا ہے وہ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ رنز بھی کر سکیں۔ ہمیں بھی اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیئے۔ اور عملی مشق کرانی چاہیئے کہ ہماری "دُم" بھی ہلتی رہے آخر سکولوں، کالجوں اور کلبوں میں سے گزر کر آنے والے ہمارے کھلاڑیوں کو تھوڑا بہت بیٹ بھی تو چلانا آنا چاہیئے۔ وسیم اکرم چوکے چھکے لگانے کے اعتبار سے مشہور تھے۔ چنانچہ جب وہ کھیلنے آئے تو ناظرین نے چھکا۔ چھکا کہنا شروع کر دیا۔ لیکن ویسٹ انڈیز کی باؤلنگ اس قدر نپی تُلی تھی کہ ہنگامہ خیز اور طوفان میل بیٹنگ کرنا دور از کار تھا۔ ہمارے کھلاڑیوں میں جاوید میانداد ابھی تک "شیل" میں پڑے ہیں۔ وہ دنیا کے چوتھے بڑے بیٹسمین تو بن گئے۔ ان کے عزائم بھی خاصے بلند تھے۔ وہ گواسکر کا ریکارڈ توڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن ان کی موجودہ فارم اس کی اجازت نہیں دے رہی۔ انہیں خود بھی اپنی ناقص کارکردگی کا احساس ہو گا۔ لیکن باہر بیٹھے دیکھنے والے اور ٹیلیویژن سے چمٹے پاکستانیوں کو جو مایوسی ہو رہی ہے، وہ بھی قابلِ رحم ہے۔ موجودہ مقابلہ جس میں پاکستان ۱۷ رنز کی برتری حاصل کر چکا ہے اب دلچسپ مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے۔ اگر پاکستان تھوڑی سی اور برتری حاصل کر لیتا ہے تو میچ ہیجانی کیفیت پیدا کر سکتا ہے۔ بہرحال آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔

کرکٹ کا چسکا ایک دفعہ پڑ جائے تو کہتے ہیں جاتا نہیں۔ اور خاکسار نے تو ایک لمبے عرصہ تک کرکٹ کھیلی اور اپنی جوانی کے دنوں میں دو معروف کالجوں کی ٹیموں کا کپتان بھی رہا۔

دوسری اننگز میں ویسٹ انڈیز نے ۱۸۱ رنز بنائے۔ اب ہمیں میچ جیتنے کے لئے ۹۸ رنز درکار تھے۔ یہ رنز پاکستان نے دو وکٹوں کے نقصان پر پورے کر کے میچ آٹھ وکٹوں سے جیت لیا۔ سلیم ملک مین آف دی میچ رہے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں
مینیجر

ڈرائنگ کا مقابلہ

کیا آپ ڈرائنگ کرتے ہیں اور ڈرائنگ میں آپ کو سکول میں اچھے نمبر ملتے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو ہم آپ کو یہ بتانا چاہیں گے کہ انگریزی روزنامہ ڈان نے ڈرائنگ کے ایک مقابلے کا اعلان کیا ہے۔ اسے انٹرنیشنل چلڈرن ڈرائنگ کنٹسٹ یعنی "بچوں کا عالمی ڈرائنگ مقابلہ" کہا گیا ہے۔ اور اس کا اہتمام کرنے والے ڈان اور عالمی ریڈ کراس سوسائٹی ہیں۔ ڈرائنگ کا موضوع ہے۔ "بچوں کو عورتوں کو اور معمر لوگوں کو بچائیے"۔ یہ مقابلہ ۱۵ سال تک کی عمر کے بچوں کے لئے منعقد کیا جا رہا ہے۔ آپ نے ڈرائنگ کسی سٹینڈرڈ سائز ڈرائنگ پیپر پر کر کے ڈان کو بھیجنی ہے۔ ڈرائنگ کے لئے آپ چاہے پنسل استعمال کریں یا سیاہی یا پینٹ یا کمپیوٹر۔ اور اپنی ڈرائنگ پر اپنا نام اپنی عمر اور اپنا پتہ ضرور لکھیں۔ آپ کو اپنا نام اور پتہ وغیرہ ڈرائنگ ہی کے کاغذ کی پچھلی طرف لکھنا ہے۔ آپ کی ڈرائنگ ڈان کے دفتر میں ۲۹ر نومبر ۱۹۹۰ء تک پہنچ جانی چاہیئے۔ اس طرح جو ڈرائنگز موصول ہوں گی انہیں ایک پینل جج کرے گا اور ان میں سے ۱۰ بہترین ڈرائنگز کا انتخاب کرے گا۔ جو عالمی مقابلہ میں بھیجی جائیں گی۔ یہ عالمی مقابلہ جنیوا میں ہو رہا ہے۔ یہ پینل جو فیصلہ کرے گا۔ وہ حتمی ہو گا۔ اور نتائج ڈان میں وسط دسمبر ۱۹۹۰ء میں شائع کیا جائے گا۔ تین بہترین ڈرائنگز پر بالترتیب اوّل دوئم اور سوئم کو ۱۰۰۰ روپیہ ۷۵۰ روپے اور ۵۰۰ روپے انعام دیئے جائیں گے حوصلہ افزائی کے تین انعامات ۲۵۰ روپے کی مالیت کے بھی ادا کئے جائیں گے۔

اگر آپ ڈرائنگ میں دلچسپی لیتے ہیں اور آپ کی ڈرائنگ خاصی اچھی ہے تو اس مقابلے میں ضرور حصہ لیجئے۔ یہ بات چھپی تو ہے ڈان میں لیکن ہم نے آپ کی اطلاع اور دلچسپی کے لئے الفضل میں بھی شائع کر دی ہے۔ امید ہے آپ اس مقابلے میں حصہ لیں گے۔ یہ یاد رکھئے کہ اگرچہ مقابلے جیتنے کے لئے ہوتے ہیں۔ لیکن دراصل ان کی انتہائی غرض جیتنا نہیں ہوتی۔ بلکہ مسابقت کی روح پیدا کرنا اور کسی کام میں شوق کو فروغ دینا ہوتی ہے۔ ضروری نہیں کہ آپ جیت جائیں ہو سکتا ہے جیت بھی جائیں لیکن آپ حصہ ضرور لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم پروفیسر چوہدری محمد شریف صاحب محلہ دارالعلوم وسطی کی دائیں آنکھ کے موتیا کا اپریشن سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں کامیاب طور سے ہوا ہے۔

○ مکرم منصور احمد صاحب مبشر مربی گیمبیا کی والدہ محترمہ کچھ عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ حال ہی میں ان کا راولپنڈی میں آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے۔

○ عزیز خالد محمود ابن مکرم سیف علی صاحب شاہد صدر جماعت احمدیہ میر پور خاص کا کچھ عرصہ قبل گردے کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ کی اہلیہ محترمہ چند ماہ سے بیمار ہیں۔ کسی علاج سے افاقہ نہیں ہو رہا۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ مکیانہ ضلع گجرات مورخہ ۶ نومبر ۹۰ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئیں۔ ان کی عمر ۸۵ سال تھی۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ انہیں ۷ نومبر کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ آپ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد صاحب آف مکیانہ کی والدہ تھیں۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

تبدیلی سائیکل

۲۳ نومبر ۱۹۹۰ء بروز جمعہ کوئی دوست ایگل سائیکل غلطی سے بیت الاقصیٰ سے لے گئے ہیں اور اپنا سائیکل چھوڑ گئے ہیں۔ جن صاحب کا یہ سائیکل ہو وہ صدر عمومی ربوہ سے رابطہ کریں۔

ختم قرآن

عزیزہ یحییٰ عماد ولد مکرم مجید الرحمان صاحب گارڈن ٹاؤن لاہور نے ۶ سال کی عمر میں قرآن شریف ناظرہ ختم کیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نور قرآن سے منور فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

ہونگے یہ مضمون لازماً اس آیت میں شامل ہے اور بظاہر اسی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے لیکن میرے نزدیک اس میں پیار کا مضمون بھی داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تمہیں کیا غم ہے، اکیلے تو وقت نہیں کاٹو گے۔ اکیلے وقت کاٹنے کے لئے کہا جائے تو پھر تمہارے لئے بہت مشکل ہے۔ لیکن ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ہم ایسی حالت میں تمہارے ساتھ رہا کریں گے، تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ اگست ۱۹۸۶ء)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

نور کو سوا سو ملکوں تک پھیلا دیا ہے۔ اس لئے ہماری مالی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں اور اس کے لئے ہمیں اپنی قربانیوں کو بھی بڑھانا ضروری ہے۔ یہ ایسا بنیادی احساس ہے جس کو مربیان کرام نے جماعت کے ہر فرد کے دل میں پیدا کرنا ہے۔ اگر یہ احساس ہر فرد جماعت میں پیدا ہو جائے تو حضرت فضل عمر کے ارشاد کے مطابق جماعت کا کوئی بچہ بھی اس قربانی سے پیچھے نہ رہے۔

ویسے تو خدا کے فضل سے امامت کی برکت سے جماعت میں اطاعت کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے لیکن جماعت کی اکثریت کو تحریک جدید کے بارے میں مشاورت میں طے شدہ قواعد و ضوابط کا علم نہیں اس لئے ان کی تعمیل میں کمی نظر آتی ہے۔ مربیان کرام کی ایک اہم ذمہ داری جماعت کو تحریک جدید کے مالی جہاد کے قواعد و ضوابط سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

(۱) تحریک جدید میں شمولیت لازمی ہے۔

(۲) تحریک جدید میں مردوں کے علاوہ مستورات اور بچوں کو بھی شامل کرنا ضروری ہے کیونکہ اس طبقہ کی کوئی ذاتی آمد نہیں ہوتی۔ اس لئے کم از کم قربانی ۲۷ روپیہ سالانہ ہے۔

(۳) برسر روزگار کے لئے ماہوار آمد کا کم از کم پانچواں حصہ بطور وعدہ تحریک جدید پیش کرنا ضروری ہے۔

(۴) تحریک جدید کے دفتر اول اور دوم کے مجاہدین جو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ ان کے وارثوں کے ذریعے ان کی قربانیوں کو جاری رکھنے کا اہتمام ضروری ہے۔

مجھے امید ہے کہ اگر مربیان کرام تحریک جدید کی اہمیت اس کے بانی حضرت فضل عمر کے الفاظ میں جماعت کے سامنے بیان کرتے رہیں۔ اور مالی قربانی کے قواعد و ضوابط کی یاد دہانی کرواتے رہیں تو ہم اس قابل ہوں گے کہ ہمارے محبوب امام جس قدر اکناف عالم میں احمدیت کو پھیلاتے جائیں گے اور اس کے لئے جس قدر مالی قربانی کی ضرورت پیش آئے گی۔ جماعت ہمیشہ اس پر ... کھتی رہے گی۔ کیونکہ ... جو خدا تعالیٰ کا قرب عطا کرتا ہے۔ اس لئے حضور نے فرمایا:

"تحریک جدید کا ... وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائے گا۔"

تحریک جدید کے مالی جہاد کا حتی الامکان خیال رکھتے اور اس میں وقت دینے کے نتیجے میں جس قدر بھی اموال جمع ہوں گے ان کا ثواب دینے والوں کے نامۂ اعمال میں تو لکھا جائے گا ہی لیکن ساتھ ہی ... کی بشارت کے مطابق اس جماعت کے تمام اموال کی قربانی کا ثواب متعلقہ مربی کے حصے میں آئے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے۔

آخر میں یہ بیان کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ جماعت کا جو حصہ اس ثواب سے کلیتہً محروم ہے یا جزوی طور پر حصہ لے رہا ہے اس کی وجہ اخلاص کی کمی نہیں بلکہ تحریک جدید کی اہمیت سے پوری طرح واقف نہ ہونے کے باعث ہے۔

پتہ درکار ہے

○ محترمہ صاحب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم رائے خان محمد صاحب وصیت نمبر ۱۶۴۶۶ ساکن محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۱ء کو وصیت کی تھی۔ اس کے بعد دفتر سے کوئی رابطہ نہیں کیا۔

○ محترمہ صالحہ ناصر الدین زوجہ مرزا محمد یعقوب صاحب وصیت نمبر ۱۶۵۹۳، ۲۰۶/۷ ڈرگ کالونی کراچی نمبر ۲۵ سے مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۶۲ء کو وصیت کی تھی۔

○ مکرم رشید الدین صاحب ولد محمد احمد صاحب ساکن بکٹ گنج بازار۔

اگر کوئی شخص ان کے بارہ میں جانتا ہو یا خود پڑھیں۔ تو دفتر بہشتی مقبرہ سے رابطہ کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل ۲۷۷۸۸ میں ادیبہ رسول بنت کرنل غلام رسول قوم ورک پیشہ ڈاکٹری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 120 کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24/7/90 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) طلائی بالیاں ½6 گرام مالیتی /1700 روپے (۲) طلائی گلے کا ہار 13.4 گرام مالیتی /3524 روپے۔ میزان /5224 روپے اس وقت مجھے مبلغ /2700 روپے ماہوار بصورت ملازمت ڈاکٹری مل رہے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد لیڈی ڈاکٹر ادیبہ رسول 120 کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی۔ گواہ شد نمبر ۱ کرنل غلام رسول ورک۔ وصیت نمبر 24628 والد موصیہ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری احمد رسول ورک برادر موصیہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ لاہور کی "مرکزی مجلس عاملہ کا یہ ہنگامی اجلاس" اپنے بزرگ رفیق اور جماعت کے نائب امیر محترم چودھری فتح محمد صاحب کی وفات پر گہرے غم واندوہ کا اظہار کرتے ہوئے رب کریم سے دست بدعا ہے کہ وہ موصوف کو اپنی رحمت اور شفقت سے نوازے اور جماعت کو اپنے کرم خاص سے ان کا حقیقی نعم البدل عطا فرمائے۔

محترم چوہدری صاحب ایک عرصہ سے ذیابیطس، تبخیر معدہ۔ خون کے دباؤ اور عارضۂ قلب میں مبتلا تھے، ۱۹، ستمبر ۹۰ء کو رات دس بجے تک پوری ذمہ داری کے ساتھ جماعتی امور کی تکمیل میں کوشاں رہنے کے بعد بستر پر دراز ہوئے تو نیم غنودگی ہی میں دل کا ایک ایسا حملہ ہوا جس سے جانبر نہ ہوسکے اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی۔

محترم چودھری صاحب نہایت خاموش طبع اور احکام سلسلہ کی حرف بحرف پیروی اور تکمیل میں سعادت سمجھنے والے اور امام وقت کے ارشادات کی دل وجان سے تعمیل کرنے والے بزرگ تھے۔ جنہیں وقتاً فوقتاً بارگاہ امامت سے کئی اہم مہمات سپرد ہوتی رہیں اور خدائے جلیل و تدیر نے انہیں ان مہمات کو ہمیشہ آئمہ جماعت کی رضا و خوشنودی کے عین مطابق سر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

موصوف نے اپنی ۸۱ سالہ طبعی عمر میں سے ۳۱ سال سے زائد عرصہ تک جماعت لاہور کی امارت کی نیابت کے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ ان ۲۱ سالوں میں سے گزشتہ ۱۶ سال تو ایسے تھے جن میں امارت کے فرائض منصبی میں محض اضافہ ہی نہیں ہوا ان کی نوعیت اور ان سے عہدہ برآ ہونے کے پیمانے بھی تبدیل ہوگئے تھے جن کی سرانجام دہی کے لئے حد درجہ احتیاط۔ ذمہ داری۔ رازداری۔ باہم خوشگوار ترین ربط وضبط اور غیر معمولی مظاہرہ تحمل و برداشت کی ضرورت تھی۔ بفضلہ تعالیٰ موصوف ان تمام آزمائشوں پر پورے اترے اور صبح و مساء سفر اور حضر میں ایسے خلوص نیت کے ساتھ جماعت کی بے لوث خدمت کی کہ ان کا ذمہ دارانہ کردار اور مخلصانہ طرز عمل موجودہ نسل ہی کے لئے نہیں آئندہ نسلوں کے لئے بھی قندیل راہ کا کام دے گا۔

آپ طبعاً بڑے خدمت گزار اور سلسلہ کے جاں نثار بزرگ تھے۔ نفاست طبع اور دور اندیشی کے علاوہ خدائے جلیل و تدیر نے انہیں چند منٹوں کی گفتگو کے بعد اپنے مخاطب کا ذہنی قد بھانپ جانے کی صلاحیت سے بھی نوازا تھا مزاج میں دھیماپن تھا۔ مگر ذمہ داریت اور حتمیت کے ساتھ اور پابندی وقت کے حسن سے مزین فرض شناسی تو آپ کے مزاج کا خصوصی امتیاز تھی۔ ہر کام کو بروقت بلکہ ممکن ہو تو وقت سے پہلے انجام دینے کی کوشش کرتے۔ اور کبھی جماعتی کام کے لئے مشورہ اور نگرانی کی غرض سے صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک بھی بیٹھنا پڑتا تو علالت طبع کے باوجود اسی میں قلبی بشاشت محسوس کرتے اور جب تک وہ مکمل نہ ہوجاتا کسی قسم کا تساہل یا کسل ان کے ارادہ میں حائل ہونے کی جرأت نہ کرپاتا۔

محترم چودھری فتح محمد صاحب آج ہماری مجلس میں گو بہ نفس نفیس موجود نہیں ہیں لیکن مجلس کا ماحول ان کے کردار اور جذبہ فکر و عمل کی خوشبو سے معطر و مزین ہے۔ ان کا کردار نہ صرف ہماری راہنمائی کرتا رہیگا بلکہ ہماری طرح ہماری جگہ لینے والے بھی ان کے خلوص نیت و حسن و عمل سے کسب فیض کرتے رہیں گے۔ اللہ انہیں قربت خاص سے نوازے اور ان کے تمام متعلقین کو ان کے اوصاف سے متصف فرمادے۔

تحریک جدید کے ضمن میں ایک تربیتی مضمون شائع کروایا گیا ہے۔ (جس کے ساتھ دو آئمہ کرام کی تصاویر بھی ہیں) وہ مربیان و معلمین کرام کو بھجوایا جارہا ہے اگر کسی مربی / معلم صاحب کو تاحال نہ ملا ہو تو وہ دفتر ہذا کو ایک کارڈ لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

وکیل المال اول تحریک جدید

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان کی کابینہ نے مزید فوج سعودی عرب بھیجنے کی منظوری دے دی ہے۔۔ کابینہ کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ پاکستان کو خود انحصاری کی پالیسی اختیار کرنی چاہیئے۔ امریکی امداد کے بارے میں امریکہ اور پاکستان کی خارجہ سیکرٹریوں کی سطح پر بات چیت کی بھی منظوری دی گئی۔ کابینہ کے اجلاس میں چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ بھی شامل ہوئے۔

○ بے نظیر نے اپنے شوہر پر سے مقدمات ختم کرنے کے عوض ملک اور پارٹی کی قیادت چھوڑنے کی پیشکش مسترد کردی ہے۔ بی بی سی نے کہا کہ اپنے اراکین قومی اسمبلی کے استعفوں کے ذریعے حکومت پر دباؤ ڈالنے کی کوشش بے نظیر کے لئے جوا ثابت ہوسکتی ہے۔

○ مہاجر قومی موومنٹ کے ایک ترجمان نے بے نظیر بھٹو کو نااہل قرار دیئے جانے کی صورت میں پی ڈی اے کے اراکین کے استعفوں کو خوش آئند قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ اس صورت میں ملک کو ایماندار نمائندے چننے کا موقع مل جائے گا۔

○ وزیر اعظم میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ فوج موجودہ حکومت کی پشت پر ہے۔ فوج کی ضروریات بڑی اہم ہیں اور فوج کی ضروریات کو پس پشت ڈال کر ترقیاتی کام نہیں کئے جاسکتے

○ آزاد کشمیر میں نیشنل بنک قائم کرنے کیلئے کمیٹی قائم کردی گئی ہے اسی طرح ٹی وی کے قیام کے لئے بھی بات چیت مکمل ہوگئی ہے۔ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم ممتاز راٹھور نے کہا کہ بین الاقوامی عدالت میں بھارت کے خلاف مقدمہ دائر کرنے کیلئے آزاد کشمیر کی سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے ججوں پر مشتمل کمیٹی قائم کی جائے گی۔

○ جھنگ میں دو افراد کی ہلاکت کے خلاف مکمل ہڑتال کی گئی بازار اور تعلیمی ادارے بند رہے۔ طلبہ نے احتجاجی جلوس نکالا۔

○ فیصل آباد میں ڈاکوؤں نے متعدد افراد کو لوٹ لیا۔

○ پیپلز پارٹی کے مسٹر افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ وزیر اعظم اور وزارت خارجہ الگ الگ پالیسیاں چلا رہے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ سوویت یونین نے بڑے سخت الفاظ میں عراق کو وارننگ دی ہے کہ وہ کویت سے اپنی فوجیں واپس بلالے اور تمام مغربی یرغمالیوں کو رہا کردے ورنہ سنگین نتائج بھگتنے کیلئے تیار ہوجائے۔ سوویت یونین کے دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے عراق کے صدر صدام حسین کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے عراق میں موجود سوویت یونین کے باشندوں کی واپسی میں رکاوٹ ڈالی تو سوویت یونین عراق کے خلاف زیادہ سخت اقدامات کرنے پر مجبور ہوگا۔ یاد رہے کہ عراق میں سوویت یونین کے باشندوں کی تعداد پانچ ہزار ہے۔

○ عراق کے صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ وہ کویت پر اپنے حق سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ انہوں نے امریکہ کے بعض یرغمالیوں کی رہائی کا حکم بھی دیا۔ انہوں نے کہا کہ عراق سلامتی کونسل کی کسی بھی ایسی قرارداد کو مسترد کردے گا جسمیں عراق کیخلاف طاقت استعمال کرنے کا ذکر ہو۔

○ سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ارکان نے امریکہ کی اس نئی قرارداد پر غور شروع کردیا ہے جسمیں عراق سے کہا گیا ہے کہ وہ یکم جنوری تک اپنی فوجیں کویت سے واپس بلالے یا پھر فوجی کارروائی کیلئے تیار ہوجائے۔

○ ایک فلسطینی مجاہدہ لبنیٰ حسن نے اپنے جسم کے ساتھ بم باندھ کر خود کو اسرائیلی فوجیوں کے ایک کانوائے کے ساتھ ٹکرادیا۔ بموں کے پھٹنے سے اسرائیل کے بارہ فوجی ہلاک ہوگئے۔ شام میں اس لڑکی کی ایک ویڈیو فلم جاری کی گئی ہے۔ جسمیں اس نے اپنے منصوبے کا ذکر کرنے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنی جان اپنے وطن کے لئے قربان کردے گی۔

ڈاکٹرز! DOCTORS

گذشتہ ۳۰ سالوں میں کیوریٹو ہومیو پیتھی نے بہت سی امراض کے ایسے کامیاب اور مجرب کورسز پیش کئے ہیں جن سے آپریشن کے کیس SURGICAL CASE بغیر آپریشن کے انہی کیوریٹو ادویات سے ٹھیک ہوگئے آپ بھی ہمارے ساتھ آئیں۔ ریسرچ میں شامل ہوں اور آپریشن سے پہلے کیوریٹو ادویات آزماکر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

لٹریچر اور سیمپلز فری

کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ

فون ۷۷۱ / ۶۰۶